

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

(قسط ۵۱)

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۸۰ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائیریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ وگردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائیریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

شیخ الحدیث کی دہلی، نانوتہ، گنگوہ، تھانہ بھون حاضری

۲۹ مارچ: حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ بخیر و عافیت دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات سے مراجعت فرما ہوئے۔ صد سالہ اجلاس کے علاوہ آپ نے دہلی جاتے ہوئے نانوتہ۔ گنگوہ، تھانہ بھون، میں اکابر کے مزارات پر حاضری دی۔

جمعیتہ علماء ہند کے دفتر جامع مسجد دہلی مولانا آزاد کے مزار پر حاضری

آپ دیوبند سے ۲۴ مارچ کی شام کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی معیت میں دہلی پہنچے تھے۔ یہاں ۲۸ مارچ کی شام تک جمعیتہ العلماء ہند کے مرکزی دفتر میں حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کے ہاں قیام فرمایا۔ اسی اثناء میں آپ ۲۵ مارچ کی شام کو جامع مسجد دہلی تشریف لے گئے وہاں نماز مغرب ادا کرنے سے قبل امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے مزار پر بھی تشریف لے گئے۔

شاہ ولی اللہ، نظام الدین اولیاء اور دیگر اکابر کی فاتحہ خوانی بستی نظام الدین کا دورہ
دہلی میں استقبالیہ تقریبات میں شریک ہوئے اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ، ان کے الوعزم
صاحبزادگان، خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت قطب الدین اور بختیار کاکی کے مزارات پر بھی فاتحہ خوانی
کی۔ بستی نظام الدین کے تبلیغی مرکز میں حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور دیگر اکابر سے بھی ملاقات
فرمائی۔ اور وہاں امیر التبلیغ مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ، مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ کی مرقد
مبارک پر بھی فاتحہ پڑھی۔
رفقاء سفر

اس سفر میں دارالعلوم حقانیہ سے آپ کے خدام میں احقر (مولانا سمیع الحق) کے علاوہ میرے دو
بچے حامد الحق، راشد الحق، مولانا انوار الحق صاحب، مولانا سلطان محمود صاحب ناظم دفتر اہتمام دارالعلوم
حقانیہ، جناب ممتاز خان صاحب اور شفیق فاروقی آپ کے ہمراہ رہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے دسیوں فضلاء
اور قریبی متعلقین اس کے علاوہ تھے۔ دارالعلوم حقانیہ سے روانگی پر دارالعلوم کے طلبہ نے نہایت عقیدت
اور گرم جوشی سے آپ کو رخصت کیا اور واپسی پر خیر مقدم کیا۔
مولانا سمیع الحق کا بھارت کے مختلف شہروں کے اسفار
احقر حضرت شیخ الحدیث کی واپسی کے بعد بھارت میں ٹھہر گیا تھا۔ وہاں آپ نے دیوبند، دہلی
کے علاوہ نانوتہ، گنگوہ، تھانہ بھون، آگرہ، فتح پور سیکری، متھرا، علی گڑھ، امر دہہ، سرہند شریف، اور لدھیانہ
کے اسفار کئے۔
۶ اپریل: کو دہلی میں علامہ رحمت اللہ کیرانوی کی یاد میں صد سالہ تقریبات میں شمولیت کی۔

تبلیغی مرکز دہلی کے اکابر کی آمد

دہلی کے تبلیغی مرکز سے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ اور پاکستان کے امیر التبلیغ مولانا
عبدالوہاب مع رفقاء علماء دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دارالحدیث میں طلبہ سے خطاب فرمایا اور اس کے
بعد گھر جا کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ملاقات کی اور کچھ دیر ان کے ساتھ رہے۔
دارالعلوم کے ششماہی امتحانات جمادی الثانی میں ہفتہ بھر جاری رہے۔
دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کے اجلاس شوریٰ میں شرکت
مئی ۱۹۸۰ء: ماہ راو میں احقر اور مولانا محمد فرید مدرس مفتی دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم اسلامیہ

چارسدہ کے اجلاس شوریٰ میں شریک ہوئے ، علاقہ ہشتنگر کا یہ مرکزی ادارہ اس وقت مولانا گوہر شاہ صاحب فاضل حقانیہ کے اہتمام میں دینی خدمات میں مصروف ہے۔ مولانا غلام محمد صاحب فاضل حقانیہ اور دیگر حضرات علماء ان کے رفیق کار ہیں اور ان نوجوان فضلاء کے تازہ ولولوں کے ساتھ مدرسہ نئے سرے سے سرگرم عمل ہو گیا ہے۔ ہم نے مدرسہ کا معائنہ کیا اور حضرات اراکین و مدرسین کے ساتھ مدرسہ کی ترقی کے سلسلے میں تبادلہ خیالات کیا۔

شیخ الحدیث کی ناسازی طبیعت اور اسپتال میں داخلہ

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی صحت سفر ہند کے دوران بہتر رہی اور واپسی پر بھی باقاعدگی سے کچھ دن ترمذی شریف کا درس دیتے رہے۔ مگر ۲۷ مئی بروز جمعہ طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ گھر پر علاج معالجہ جاری رہا مگر ڈاکٹروں کے مشورہ پر ۱۸ مئی کو پشاور کو خیبر ہسپتال میں داخل کر دئے گئے۔ جہاں آپ تادم تحریر مقیم ہیں۔ اور جناب ڈاکٹر ناصر الدین اعظم صاحب اور دیگر حضرات علاج میں مصروف ہیں طبیعت بھمدلہ قدرے روبہ افاقہ ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہیں۔

سعودی مذہبی امور کے وفد کی آمد

۵ مئی: سعودی عرب کے مجمع الحجۃ ودارالافتاء والدعوات والارشاد کی طرف سے ایک معزز وفد نے دارالعلوم حقانیہ کا معائنہ کیا۔ احقر نے وفد کو تمام علمی و تعلیمی شعبے دکھائے۔ الحق اور موثر المصنفین کا مکمل سیٹ مہمانوں کو پیش کیا گیا۔ وفد نے طلبہ دورہ حدیث کے علمی مشاغل اور آمائی حدیث بھی ملاحظہ کئے۔ شعبہ تعلیم القرآن کا بھی معائنہ کیا اور نہایت متاثر ہو کر محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ جاتے وقت وفد نے مطبوعات کے علاوہ شیخ الحرم شیخ عبداللہ الحیاط کی آواز میں مکمل قرآن کریم کا ریکارڈ شدہ (کیسٹ) بھی پیش فرمایا۔ جس کا پورا حلقہ دارالعلوم بے حد ممنون ہے

اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس میں شرکت

۷ مئی: احقر نے وزارت خارجہ پاکستان کی دعوت پر اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس اسلام آباد کا افتتاحی نشست میں شمولیت کی۔

نجم المدارس کلاچی میں فضلاء حقانیہ کی دستار بندی تقریب

مدرسہ نجم المدارس کلاچی سرحد کے اضلاع کا نہایت اہم اور مرکزی دینی مدرسہ ہے جو حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی مدظلہ کے زیر اہتمام دینی خدمت میں مصروف ہے یہاں موقوف علیہ دورہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور اس کے بعد اکابر مدرسہ کے مشورہ و ہدایت پر طلباء کو دورہ حدیث

شریف کے لئے دارالعلوم حقانیہ بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ طلبہ حسن اخلاق دینی تہذیب میں ممتاز ہوتے ہیں ارباب مدرسہ کی خواہش تھی کہ اس سال سالانہ جلسہ کے موقع پر نجم المدارس سے فیض یافتہ ان فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی دستاری بندی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی بابرکت ہاتھوں سے کرائی جائے۔ پروگرام طے ہو چکا تھا مگر حضرت کی علالت آڑے آئی۔ چنانچہ مدرسہ نجم المدارس کی خواہش پر احقر دارالعلوم کے دو اکابر اساتذہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب مردانی مدظلہ حضرت مولانا محمد فرید مفتی صاحب مدظلہ کی معیت میں ۲۶ مئی کو بذریعہ طیارہ ڈیرہ اسماعیل خان روانہ ہوا۔ وہاں ذمہ دار حضرات استقبال کے لئے موجود تھے۔ ڈیرہ سے کلاچی بذریعہ کار جانا ہوا۔ کلاچی سے بارہ میل باہر فضلاء و طلباء اور علماء نے استقبال کیا۔ رات کو سالانہ جلسہ کے موقع پر ان اساتذہ دارالعلوم نے حضرت مولانا عبد اللہ درخواسی مدظلہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معیت میں نجم المدارس سے وابستہ دارالعلوم حقانیہ کے چالیس ممتاز اور جید فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی دستار بندی فرمائی یہ فضلاء ملک کے مختلف حصوں میں دین کی اہم خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں صبح نجم المدارس میں ان فضلاء کرام نے اپنے حقانی اساتذہ کو خصوصی استقبالیہ بھی دیا۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ، اور مولانا جلال الدین حقانی بھیرہ کی تقاریر کے بعد ہم اساتذہ نے فضلاء سے خطاب فرمایا۔ اس استقبالی تقریر میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی تنظیم بھی قائم ہوئی۔ ۲۷ مئی کی شام ۴ بجے کے جہاز سے واپس ہوئے نجم المدارس کے اکابر اساتذہ فضلاء دارالعلوم حقانیہ کثیر تعداد میں چالیس میل دور اڈہ تک الوداع کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مدرسہ نجم المدارس کا یہ اجلاس اتنی بڑی تعداد فضلاء حقانیہ کی دستار بندی علماء اور عوام کی شمولیت اور افادیت کے لحاظ سے یادگار رہے گا۔ ان تمام انتظامات میں حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے قابل فرزند حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب فاضل حقانیہ پیش پیش رہے۔

شیخ الحدیث کا عوام کو عید گاہ کی توسیع میں حصہ لینے کی ترغیب

جولائی ۱۹۸۰ء: عید الفطر کے عظیم اجتماع سے حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ پچھلے سال آپ نے عید گاہ میں توسیع کیلئے اپیل کی تھی۔ مقامی بلدیہ کے چیئرمین و ارکان کی مساعی سے دو کنال زمین حاصل ہو گئی اور اب اسکی احاطہ بندی وغیرہ کے مراحل درپیش ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حاضرین سے اس کے لئے مدد کی اپیل کی جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔

سعودی حکومت کی طرف نئے استاد کی تقرری

جولائی ۱۹۸۰ء: سے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے طلباء نہایت کثرت سے آرہے ہیں۔ تمام قدیم

اساتذہ کے علاوہ نئے اساتذہ کا بھی اضافہ ہوا جن میں حضرت مولانا مصطفیٰ حسن صاحب فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی تقرری حکومت سعودی عرب کی دارالافتاء والجموٹ کی طرف سے ہوئی ہے۔
دو ہفتوں کا دورہ چین

۴: اگست کو عوامی جمہوریہ چین کی دعوت پر ایک وفد میں احقر چین کے سفر پر گیا۔ پکنگ، سکیانگ، شنگھائی، کنشین کا کامیاب اور معلومات آفرین دورہ کرنے کے بعد ۱۹ اگست کو بخیر و عافیت واپسی ہوئی وہاں دور دراز علاقوں میں مسلمانوں کے حالات کا ادراک ہوا۔

داماد حضرت مدنی، مولانا رشید الدین کی آمد
حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ملاقات اور دارالعلوم حقانیہ دیکھنے کیلئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حاضرین شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے داماد حضرت مولانا رشید الدین صاحب مدظلہ مدرسہ شاہی مراد آباد ۱۵ اگست کو دارالعلوم تشریف لائے ایک رات قیام کے بعد دوسرے دن واپس ہوئے۔

علماء کنونشن میں خطاب اور پاکستان ٹی وی کو انٹرویو
۲۱ اگست: صدر پاکستان کی دعوت پر منعقد شدہ علماء کنونشن اسلام آباد میں صدر محترم کی دعوت پر شرکت کی اور کنونشن میں خطاب کے دوران صدر پاکستان کو اپنی تجاویز و خیالات سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنے قومی پروگرام میں کنونشن کے بارہ میں میرے تاثرات نشر کئے جنہیں پورے ملک میں سراہا گیا۔

مجلس شوریٰ کا سالانہ جلسہ: ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ بمطابق ۹ اکتوبر: بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کے وسیع کتب خانہ ہال میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جناب الحاج رسول شاہ صاحب کا کاخیل منعقد ہوا۔ جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ مولانا قاری سعید الرحمن صاحب اور مولانا قاری محمد یعقوب صاحب راولپنڈی کی تلاوت کلام کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلبہ علوم نبویہ کی سرپرستی کی عند اللہ قدر و منزلت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دارالعلوم کے ان معمر اور بزرگ ارکان کا خاص طور سے ذکر کیا جو اس ضعف اور بڑھاپے کے باوجود دارالعلوم سے محبت کی خاطر تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آپ کے مخلصانہ اعمال کا نتیجہ ہے کہ یہ مساعی دارالعلوم میں صرف تدریس تعلیم کی شکل میں نہیں بلکہ ملک بھر میں افتاء و تبلیغ کے ساتھ جہاد کے میدان میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں آج دارالعلوم کے فضلاء جہاد افغانستان میں صف اول میں روس جیسی طاقت سے برسر پیکار ہیں اور طلباء کی ایک بڑی تعداد دارالعلوم میں تعلیم کے ساتھ ساتھ

جہاد افغانستان میں شریک ہو کر اپنے فریضہ سے عہدہ برآ ہو رہی ہے ملک کی ممتاز اور اونچی عدالتیں بھی شرعی مسائل میں دارالعلوم کی طرف رجوع کرتی اور اس کے فتوؤں کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دارالعلوم کے ساتھ جانی مالی قوی اور قلمی تعاون کر رہے ہیں اللہ کے ہاں اس کی بڑی قدر ہے اور آج باطل کے ہر محاذ پر بالخصوص جہاد افغانستان کی شکل میں اس کے برکات ظاہر ہو رہی ہے اس کے بعد دارالعلوم کے ان تمام مرحومین معاونین ارکان کو جو عملی و دینی شخصیتیں قریبی عرصہ ہوا انتقال فرما گئی ہیں کے لئے اجلاس میں دعائے مغفرت کی گئی اور اظہار تعزیت کیا گیا بالخصوص جناب الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی، جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب، شیخ القرآن جناب مولانا احتشام الحق تھانوی کراچی، جناب میاں خادم شاہ صاحب کا کاخیل، جناب مولانا شفیع احمد سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے وہ بے شمار ممتاز علماء اور طلباء جو جہاد افغانستان میں شہید ہوئیں ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اس کے بعد حضرت مدظلہ العالی کی طرف سے احقر نے دارالعلوم کی سالانہ کارگزاری مصارف اور مدات آمد و خرچ پر مفصل رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتلایا کہ سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ میں دارالعلوم کو مختلف مدات سے دس لاکھ چھیالیس ہزار پانچ سو اکتیس روپے ۱۸ پیسے آمدنی ہوئی۔ جبکہ مختلف تعلیمی و انتظامی شعبوں پر سات لاکھ ستتر ہزار دو سو چار روپے پانچ پیسے صرف ہوئے۔ سال رواں کے لئے آپ نے آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو دو روپے کا میزانیہ پیش کیا۔ زیر نظر میزانیہ میں موجودہ فنڈ کی رو سے کمی کے باوجود اجلاس نے تو کلا علی اللہ متوقع آمدنی کے پیش نظر منظور کیا گیا۔ ارکان شورئ نے بجٹ پر اظہار کرتے ہوئے دارالعلوم کے بجٹ اور محتاط میزانیہ اور کمی بیشی کی تفصیلات کو مثالی بجٹ قرار دیا اور کہا کہ ایسا بجٹ نہ نجی اداروں میں ہوتا ہے اور نہ سرکاری اداروں کا پھر جو کام دوسرے اداروں میں خلیفہ رقم سے نہیں ہوتا وہ یہاں نہایت کفایت شعاری سے ہو رہا ہے یہ اللہ کا فضل ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کی تجویز اور سفارش پر اجلاس کے ذیلی کمیٹی نے بعد از ظہر دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور دیگر شعبوں کے تمام عملہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

برادر م اظہار الحق اور مولانا فضل مولیٰ کا سفر حج

۲۴: ستمبر کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے فرزند برادر م اظہار الحق حقانی صاحب پہلی دفعہ سفر حج پر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ اس سے قبل وہ اکوڑہ خٹک سے ایک ہفتہ پہلے بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہوئے۔ اس موقع پر گاؤں اور گرد و نواح کے سینکڑوں لوگوں کا مجمع انہیں الوداع کہنے کیلئے موجود تھا۔ والد ماجد نے رخصتی کے وقت حجاج کے لئے دعائیہ کلمات کہے۔ ان کے سفر حج کے دوران مٹی میں آتشزدگی کا واقعہ بھی رونما ہوا

جس میں بہت زیادہ جانی نقصان ہوا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے برادر محفوظ رہے۔ ۱۴ نومبر کو کراچی واپسی ہوئی اور پھر دوبارہ اکوڑہ خٹک بذریعہ ریل پہنچے، اکوڑہ میں حجاج کا بھرپور استقبال کیا گیا والد ماجد بھی موجود تھے، بازار میں کئی مقامات پر دروازے بنائے گئے تھے جن پر ترسیلی کلمات نصب تھے۔ اس سال دارالعلوم کے ایک جید استاد حضرت مولانا فضل مولیٰ بھی سفر حج پر تشریف لے گئے تھے۔

امام صدق و صفاء عظیم جہاد و عزیمت مولانا مفتی محمودؒ

رتم و از رتم یک عالمے تاریک شد من مگر شمع چوں رتم بزم برہم ساختم
واویلاہ! وامصیبتاہ... حیف صد حیف ۴ ذی الحجہ کو چودھویں صدی کا ٹٹمٹا ہوا چراغ آخر شب اپنے ساتھ علم و عمل اور جہاد و سیاست کا ایک ایسا تابندہ و درخشندہ ستارہ بھی لیکر رخصت ہوا جو ایک عرصہ سے ہر نازک بحرانی اور ظلماتی لحات میں ہدایت و رہنمائی کا پیغام اور مینار رشد و ہدایت بن جاتا تھا۔ ظلم و عدوان سے برسر پیکار قوتوں کے لئے اس کا وجود مرکز ثقل اور اسلام و شریعت کی بالادستی سے سرشار طاقتوں کیلئے اسکی ذات سنگ میل رہتی جو علمی و دینی قومی و ملی کاموں کے لئے ایک قطب الرحی بن گئے تھے اور جو پاکستان کے مختلف صوبوں اور علاقوں میں ملکی اتحاد و یکجہتی کی علامت اور یکتا و منفرد قدر مشترک بن چکے تھے اور جس نے اپنے وجود اور دل آویز شخصیت کی شکل میں دین و سیاست کا ایک ایسا حسین امتزاج پیش کیا جس نے عملاً دین و سیاست کی دوئی کو مٹا کر رکھ دیا اور جس نے اپنی متنوع اور جامع شخصیت کی صورت میں یہ ثابت کر دکھایا کہ قدیم علوم و فنون اور اسلامی مدارس کا ایک فارغ التحصیل مولوی عصر حاضر کے نہایت عیارانہ اور شاطرانہ جمہوری ماحول مغرب کی میکیا ولی سیاست کی فضا میں کسی ہوشمندی تدبیر و بصیرت، وقار و ممانعت اور دیانت و امانت کے اصولوں اور مومنانہ صفات کو سینہ سے لگائے ہوئے بھی قائدانہ اہلیت و صلاحیت کے ساتھ ماحول پر غالب آسکتے ہیں۔

وہ چودھویں صدی کے اس قافلہ صدق و صفا اور کاروان جہاد و عزیمت کے آخری جرنیل تھے جسے شاہ ولی اللہ اور سید احمد شہید رحمہما اللہ نے ترتیب دیا اور جس کو حافظ ضامن شہید، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم نے مضبوط اور مستحکم کیا اور جس کے سالاروں میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ شامل تھے۔ اس ہمہ گیر محبوب و لاویز شخصیت جس کی صحبتوں اور محبتوں خلوت و جلوت اور سفر و حضر کی رفاقتوں اور کنش برداریوں کا اس غزدہ کو ایک طویل موقع اللہ تعالیٰ نے دیا اور جو کبھی کبھی شفقت و محبت کی وجہ سے ”کرم ہائے تو مارا کردگستاخ“ کا مصداق بھی بن جاتا ہے۔ اس کا یکا یک دنیا سے اٹھ جانا اللہ اکبر۔ وقعت والواقعہ..... قیامت صغریٰ سے کسی طرح کم نہیں۔